حق مہر کا فلسفہ

حق مہر اس رقم کو کہتے ہیں جو اعلان نکاح کے وقت مقرر کی جاتی ہے۔ جس کو لڑکے نے اسلامی نکاح کے مطابق اپنی بیوی کو نکاح کے بعد ادا کرنا ہوتا ہے۔ اگرچہ مرد اپنی بیوی کو یہ تحفہ دینے کا پابند ہے لیکن اللہ تعالیٰ مرد کو حکم دیتا ہے کہ وہ کھلے دل اور محبت سے دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحۡلَةً ؕ

اور عورتوں کو ان کے مہر دِلی خوشی سے ادا کرو۔ (سورۃ النساء آیت 5)

اسی طرح ایک اور موقع پر فرمایا:

فَمَا اسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِهٖ مِنۡهُنَّ فَاٰتُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ فَرِيۡضَةً

پس اُن کو اُن کے مہر فریضہ کے طور پر دو اس بنا پر کہ جو تم اُن سے استفادہ کر چکے ہو۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی عورت سے شادی کے لئے مہر مقرر کیا اور نیت کی کہ وہ اسے نہیں دے گا تو وہ زانی ہے اور جس کسی نے قرض اس نیت سے لیا کہ ادا نہ کرے گا تو میں اسے چور شمار کرتا ہوں۔ (مجمع الزوائد جلد ۴ صفحہ ۱۳۱ کتاب البیوع باب فیمن نویٰ ان لایقضی دینہ)

حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں: مہر کی فلاسفی یہ ہے کہ عورت کے لئے جائیداد مقرر ہو جس پر اس کا تصرف ہو۔ اس کی کئی ضروریات ہوتی ہیں جن کو مرد غیر ضروری سمجھتے ہیں مگر اس کے نزدیک وہ اہم ہوتی ہیں اور بعض باتیں مرد سے بیان بھی نہیں کر سکتی۔ شریعت نے اس کی ضروریات کو تسلیم کیا ہے اور اس کے لئے مستقل جائیداد کا انتظام کیا ہے اور مہر مقرر کر کے عورت کا حق ثابت کر دیا اور اس طرح اسلام نے تمدن کی بہت بڑی ضرورت کو پورا کیا۔" (الفضل 5 فروی 1924)

ایک اور موقع پر آپ نے فرمایا: "اس کی غرض یہ ہے کہ عورت کی ایک علیحدہ جائیداد بھی رہے تا کہ وہ اپنی شخصیت کو قائم رکھ سکے اور اپنے طور پر صدقہ دے سکے یا صلہ رحمی کر سکے۔ گویا مہر کے ذریعہ پہلے دن سے ہی مرد سے یہ اقرار کرا لیا جاتا ہے کہ عورت اس امر کی حق دار ہے کہ اپنی الگ جائیداد بنائے اور خاوند کو اس مال پر کوئی تصرف نہیں ہو گا۔" فتاوی حضرت مصلح موعودؓ جلد 2 ص 27)

پھر مزید فرمایا کہ: "میں نے مہر کی تعیین چھ ماہ سے ایک سال کی آمد کی ہے۔ یعنی مجھ سے کوئی مہر کے متعلق مشورہ کرے تو میں یہ مشورہ دیا کرتا ہوں کہ اپنی چھ ماہ کی آمد سے ایک سال کی آمد بطور مہر مقرر کر دو اور یہ مشورہ میرا اس امر پر مبنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے الوصیت کے قوانین میں دسویں حصہ کی شرط رکھوائی ہے گویا اسے بڑی قربانی قرار دیا ہے۔ اس

بناءپر میرا خیال ہے کہ اپنی آمدنی کا دسواں حصہ باقی اخراجات کو پورے کرتے مخصوص کر دینا معمولی قربانی نہیں بلکہ ایسی بڑی قربانی ہے کہ جس کے بدلہ میں ایسے شخص کو جنت کا وعدہ دیا گیا ہے۔اس حساب سے ایک سال کی آمد گویا متواتر دس سال کی آمد کا دسواں حصہ ہوتا ہے بیوی کے مہر میں مقرر کر دینا مہر کی اغراض کو پورا کرنے کے لئے بہت کافی ہے بلکہ میری نزدیک انتہائی حد ہے۔"(الفضل ۱۲دسمبر ۱۹۴۰ء)

نبی کریم ﷺ کی نکاح کے موقع پر مسنون دعا

"بَارَکَ اللّٰہُ لَکُمْ وَبَارَکَ عَلَیْکُمْ وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِي خَیْرٍ".

اللہ تعالیٰ تمہارے لیے یہ نکاح مبارک فرمائے اور تم پر برکتیں نازل فرمائے اور تم دونوں کو خیر وخوبی کے ساتھ اکٹھا رکھے۔(سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، حدیث نمبر1905)